اسلام: ہمہ گیر قانون زندگی

حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید حسن نقوی صاحب قبلہ

جس طرح مادی زندگی بغیر کسی سیاسی قانون کے غیر منظم ہوتی ہے اسی طرح مادی اور روحانی زندگی بغیر کسی دینی اصول کے منتشر رہتی ہے جس طرح بغیر سیاست کے تن پروری ناممکن ہے، اسی طرح بغیر دین کے جائز حقوق کا حصول ناممکن ہے۔ جس طرح بغیر سیاست کے جسمانی خواہشات کی پرورش نہیں ہوسکتی اسی طرح بغیر مذہب کے اقدار انسانیت اور محرکات روحانی پنپ نہیں سکتے یہ دونوں بھی باقی رکھے جانے کے مستحق ہیں، نہ وہ ختم کیا جاسکتا ہے، نہ یہ مٹایا جاسکتا ہے جسم وروح جس طرح ساتھ ساتھ ہیں اسی طرح سیاست ومذہب کو ساتھ ساتھ رہنا ہوگا، جس طرح جسم کی پرورش ضروری ہے اسی طرح روح کی نگہداشت بھی لازم ہے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ دو برابر کی چیزوں میں ایک کو اپنایا جائے، دوسرے کو بگاڑا جائے ایک نقش اجاگر کیا جائے اور دوسرا نقش مٹایا جائے۔

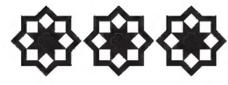
لیکن اگر یہ دونوں قانون الگ الگ نافذ کئے جائیں گے جب بھی نقطۂ امن مفقود رہے گا باوجودیکہ جسم وروح ایک دوسرے میں پیوست ہیں روح جسم میں جکڑی ہوتی ہے اور جسم روح سے لپٹا ہوا ہے لیکن پھر بھی دونوں کے تقاضے اس طرح مختلف ہیں کہ جسم اپنی ہر خواہش کو پورا کرانا چاہتا ہے، چاہے وہ جائز ہو یا ناجائز اور روح جائز وناجائز کا امتیاز تلاش کرتی ہے جسم حیوانیت پروری چاہتا ہے اور روح انسانیت کے مرکز امتیاز کی فکر کرتی ہے۔ بطور نتیجہ جسم کی پرورش چاہنے والے خالص حیوانیت پرور نظریات کے حامل ہوں گے اور روح کی زندگی چاہنے والے خالص روحانی بقا کے تصورات کے پابند ہوں گے لہٰذا یقینی طور پر دونوں میں نزاعات ہوں گی کیونکہ زیادہ تر دونوں نقطۂ اعتدال سے ہٹے ہوئے ہوتے ہیں روحانی نظریات کے حامل روح کی پرورش کے ضبط میں جسم کو فنا کردیں گے اور جسمانی فلاح کے خواہش مند روح کا گلا گھونٹ دیں گے لہٰذا ایک نقطۂ اعتدال ایسا جامع تلاش کرنا ہے جس سے جسم پروری بھی ہوسکے اور روح پروری بھی ہوسکے۔ سیاسی ضروریات بھی پوری ہوسکیں اور مذہبی محرکات بھی۔ اب اگر کسی سیاسی قانون کو ایسا جامع بنایا جائے تو کیا یہ ضرورت پوری ہوجائے گی۔

ظاہر ہے کہ جتنے قانون بھی بنائے جاتے ہیں ان میں بہرحال اس چیز کا خاص لحاظ رکھا جاتا ہے ہر قانون بنانے والا یہی سمجھ کر قانون کی تشکیل کرتا ہے کہ ہمارا قانون تمام ضروریات کو پورا کردے گا۔

اگر کوئی یقینا یہ سمجھ لے کہ میرا قانون ناقص ہے تو وہ بتقاضائے فطرت اس سے وہ کمی دور کرنے کی کوشش کرے گا لہٰذا ہر شخص جب بھی کوئی قانون بناتا ہے تو اپنے نزدیک انتہائی جامع بناتا ہے لیکن پھر بھی خامیاں رہ جاتی ہیں اور اگر خامیاں نہیں تھیں تو پھر دوسرے قانون کے بنانے کی ضرورت ہی کیا تھی یہ معلوم ہوا کہ پہلے میں کوئی کمی تھی، کوئی نقص تھا، جب ہی دوسرا قانون بنا تو آخر کیوں باوجود انتہائی کوشش کے انسان کوئی ایسا ہمہ گیر قانون نہیں بنا سکا جس کے بعد پھر کسی دوسرے قانون کی ضرورت باقی نہ رہے؟ بات یہ ہے کہ جب بھی کوئی قانون بناتا ہے تو وہ زیادہ سے زیادہ اپنے ملک کے رجحانات کا لحاظ رکھتا ہے اور اس قانون کو پیش کرتا ہے تمام عالم کے سامنے۔ جب

دوسرے لوگ اس قانون پر نظر کرتے ہیں تو اپنے رجحانات کے خلاف پاتے ہیں، اس بنا پر ان لوگوں کو ایک جدید قانون کے بنانے کی ضرورت ہوتی ہے یہی مختلف سیاسی جماعتوں کے ظہور پذیر ہونے کا راز ہے۔

معلوم ہوا کہ انسان کے لئے ایسا جامع قانون بنانا محال ہے کیونکہ ہر انسان تمام عالم کی فطرت سے ناواقف ہے اور رجحانات سے نابلد ہے ہر نفس کی خواہشات کا ایک الگ دھارا ہے اور ایک الگ راستہ ہے تو ایسے مختلف افراد کے لئے کسی غیر فطرت شناس کے لئے ہمہ گیر قانون بنانا ممکن نہیں ہے۔ معلوم ہوا کہ کسی سیاسی دماغ کے لئے یہ ناممکن ہے کہ وہ ایسے اصول مرتب کرلے جس میں جسمانی وروحانی مذہبی وسیاسی ہر طرح کے ضروریات ملحوظ رکھے جاسکیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ قانون بنانے والا ایسا ہو جو ہر ہر انسان کے جذبات وخواہشات سے واقف ہو، جسم کی ضرورت بھی جانتا ہو اور روح کے تقاضوں سے بھی واقف ہو سیاست کی ضرورت سے بھی نابلند نہ ہو اور مذہبی ضروریات کا بھی عالم ہو ایسا فطرت شناس، اور نباض بشریت کوئی انسان تو ہو نہیں سکتا! اگر ہوسکتا ہے تو وہ خالق ہی ہوسکتا ہے لیکن خالق کی طرف سے جو قوانین نافذ ہوئے ہیں ان میں سے بعض کسی خاص زمانہ یا ملک کے لئے نافذ کئے گئے تھے یا کچھ محدود مقاصد پیش نظر رکھے گئے تھے، مثلاً ابھی صرف جسم کا تحفظ بتلانا تھا لہٰذا جائز تن پروری کے لئے اصول مرتب ہوئے کبھی بقاء ارتقائے روح کی مشق کرانا تھا، لہٰذا اس ضرورت کے اعتبار سے قانون بنے کبھی جائز سیاسی سہولتوں کے پہنچانے کی ضرورت تھی۔ لہٰذا بتقاضائے وقت ویسے اصول بنے۔ ایسے قانون عمر ابد تک کے لئے محیط نہیں ہوسکتے۔ ہاں اگر ہمہ گیر قانون کی ضرورت ہے تو وہ ایسا ہی قانون ہوگا جو کسی خاص وقت کے لئے نہیں بنا یا کسی خاص ملک کے لئے نہیں مرتب ہوا، اور کسی خاص ضرورت کے ماتحت نہیں بنایا گیا۔ بلکہ قیامت تک کے لئے ہر ضرورت کو دیکھ کر، ہر ملک کا لحاظ کر کے تمام افراد بشر کے رجحانات کے خیال کو پیش نظر رکھ کر مرتب کیا گیا جس میں جسمانی پرورش کا بھی لحاظ ہو، روحانی ضرورت کا بھی خیال ہو، ضرورت سیاست بھی ملحوظ ہو، حاجت مذہب بھی پیش نظر رکھی گئی ہو اور ایسا سمویا ہوا، ہمہ گیر قانون اسلام ہے! اور صرف اسلام! جس کی پیروی تمام جامعۂ بشری کے لئے فلاح وبہبود کی ضامن ہے۔



نور ہدایت فاؤنڈیشن میں محمود نقوی صاحب کی رحلت پر تعزیتی جلسہ وایصال ثواب کے مناظر



